نظرات

یہ خداوند تعالیٰ کا فضل و کرم ہی ہے کہ اس بار پاکستان میں انتخابات پُرامن طریقے سے ختم ہوگئے ہیں۔ ہندوستان کے ممتاز شہریوں جن میں ٹیلی ویژن، واخبارات کے نمائندوں کے علاوہ مختلف پارٹیوں کے سرکردہ سیاسی لیڈر شامل ہیں نے انتخابات کے موقع پر اپنے قیام پاکستان کے دوران میں خصوصیت سے یہ بات نوٹ کی کہ پاکستان قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے موقع پر نہ صرف وہاں امن وامان کی فضا قائم رہی بلکہ انتخابات بھی منصفانہ اور انتہائی غیر جانبدارانہ طریقہ سے ہوئے گو ہر جگہ فوج کی موجودگی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ہر طرح مستعد وچوکس تھی۔ سابق وزیر خارجہ بھارت سرکار مسٹر آئی کے گجرال اور ممتاز صحافی جناب کلدیپ نیر نے اس بات کے لئے پاکستانی عوام کی ستائش و تحسین بھی کی ہے۔

ابتک پاکستان میں جو بھی انتخابات ہوئے اس میں تشدد اور بدامنی کا دور دورہ زیادہ دکھائی دیتا تھا غنیمت ہے کہ اس مرتبہ پاکستان کے عوام نے امن وامان کی فضا قائم رکھی۔ مگر اس سے یہ اندازہ نہیں قائم کیا جا سکتا ہے کہ اب پاکستان کے خمیر سے تشدد و بدامنی جیسی مہلک برائی ختم ہوگئی ہے۔ وہاں بدامنی اور تشدد کے بغیر اکتوبر ۹۳ء کا انتخاب ہوگیا تو اسپر پاکستانی سیاست و حالات پر نگاہ دوررس رکھنے والے کو حیرت واستعجاب ہی ہے۔ شاید اس کی وجہ فوج کا غیر معمولی سخت انتظام ونگرانی ہو۔ بہر حال جو بھی صورتحال ہے امن وامان کے ساتھ پاکستان میں انتخابات ہو جائیں تو اس سے اس کے پڑوسی ملک ہندوستان کو مسرت ہی حاصل ہوئی ہے۔ اور یہ مسرت اس وقت دوگنی و چارگنی بلکہ ہزار گنی بڑھ جائے گی جب پاکستان اپنے پڑوسی ملک ہندوستان کے ساتھ بھی امن وامان کے ساتھ رہنے کی بات سیکھ لے پنجاب وکشمیر میں [illegible] تشدد اور دہشت پسندی کے واقعات پر ہندوستان کے تمام قومی اخبارات کے علاوہ ہندوستان کے حکومتی اداروں اور لیڈروں

نے سخت احتجاج کیا ہے اور پاکستان حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستان میں بدامنی کے لئے اپنی ناپاک حرکات سے باز آجائے۔ مگر اس کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی ہے حکومت پاکستان کو یہ بات اچھی طرح باور کرنی ہی ہوگی کہ وہ اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات کو خوشگوار بنا کر ہی اپنی ترقی کرسکتا ہے نہ کہ وہ دوسرے کسی ملک کے اشارے وشہ پر اپنے پڑوسی ملک میں بدامنی وتشدد کو اکسا کر کوئی کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ اس سے تو وہ خود کسی دن تباہی وبربادی کے غار میں ہی جاگرے گا۔

بابری مسجد کی مسماری کے پاداش میں ملک کی چار صوبائی بھاجپا حکومتوں کو مرکزی حکومت نے برخاست کیا تھا وہاں ماہِ نومبر ۱۹۹۳ء میں انتخابات کا اعلان ہوچکا ہے اور اس کے ساتھ ہی دہلی میں بھی اسمبلی کی تشکیل کے بعد پہلی مرتبہ اسمبلی کا انتخاب نومبر میں ہی ہورہا ہے۔

پاکستان کی قومی وصوبائی اسمبلی انتخاب میں مذہبی جماعتوں کو جسطرح شکست کا منہ دیکھنا پڑا ہے کیا ہندوستان کے چاروں صوبوں کی اسمبلیوں اور دہلی اسمبلی کے انتخاب میں مذہب و جاتی واد کی نام لیوا جماعتوں کو کتنی کامیابی اور کتنی ناکامی سے ہمکنار ہونا پڑے گا اس کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ ابھی تو الیکشن مہم شروع ہوئی کانگریس نے سیکولرزم کی بقا و تحفظ کا بیڑہ اٹھایا ہوا ہے اور وہ اسی بات کے ارد گرد اپنی الیکشن مہم چلائے ہوئے ہے۔ جبکہ اس کی مدمقابل جماعتیں بھارتیہ جنتا پارٹی تو دھرم کی سیاست ہی کی طرف گھومتی دکھائی دے رہی ہے اس کے ایک اہم لیڈر جناب اٹل بہاری باجپئی جو ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو بابری مسجد کی شہادت پر تڑپ اٹھے تھے اور اس کی مسماری کو نیشنل ٹریجڈی تک کہنے پر مجبور ہوگئے تھے اب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اسمبلی انتخابات ہمارے ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کے اقدام پر مہر تصدیق ثبت کریں گے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اگر بھاجپا یہ انتخابات جیت گئی تو پھر انھیں یہ کہنے میں قطعاً تامل نہ ہوگا کہ ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو بابری مسجد کی مسماری کرکے ہم نے ملک کے مفاد کا عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ اور اگر بھاجپا کو اس انتخاب میں شکست فاش ہوئی تو پھر ہماری ان سے صرف اتنی ہی گذارش ہے کہ وہ تمام انسانیت کے آگے شرمسار ہوں